20060 - اسلام لانے کے بعد پھر اسلام سے نکل گیا

سوال

دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو قبول کرنے والے مسلمان شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے؟
گزارش ہے کہ مجھے اس سلسلہ میں معلومات فراہم کی جائیں مجھے ان کی ضرورت ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اسلام کے بعد ارتداد کفر ہے، اور اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو سارے اعمال کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہو، اگر مرتد ہونے والا شخص حالت ارتداد میں ہی فوت ہو جائے تو اس کے سارے اعمال حبط اور تباہ ہو جائیں گے، اور اگر وہ اسلام کی طرف پلٹ آتا ہے تو اس کا اجروثواب اور عمل بھی پلٹ آئیں گے، اور اس نے ارتداد کی حالت میں جو نماز اور روزہ ترک کیے ہیں ان کی قضاء نہیں کرے گا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اسلام سے ارتداد اختیار کرنا، اس طرح کہ کوئی شخص کافر یا مشرك یا کتابی ہو جائے، تو جب وہ شخص اسی ارتداد پر فوت ہو تو علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس کے سارے اعمال حبط اور ضائع ہو جائیں گے، جیسا کہ قرآن مجید بھی کئی ایك مقامات پر اسی طرح بیان کرتا ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو کر مرے اور وہ کافر ہی ہو تو یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں تباہ اور ضائع ہو گئے .

اور ایك دوسرے مقام پر فرمایا:

اور جو ایمان کے ساتھ کفر کرے تو اس کے عمل حبط اور ضائع ہو گئے .

اور ایك جگہ پر ارشاد فرمایا:

اور اگر یہ بھی شرک کرتے تو ان کے سارے اعمال حبط اور ضائع ہو جاتے .

اور ایك مقام پر كچھ اس طرح فرمایا:

اور اگر آپ بھی شرك كریں تو اللہ تعالی تیرے عمل ضائع اور حبط كر دے گا .

دیكھیں: مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (4 / 257 ـ 258).

اور شریعت اسلامیہ میں مرتد كا حكم یہ ہے كہ اگر وہ اسلام میں واپس نہیں آتا تو اسے قتل كرنا واجب ہے.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" كسی بھی مسلمان شخص كا خون كرنا حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو كہ اللہ تعالی كے علاوہ كوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ تعالی كا رسول ہوں لیكن اسے تین كاموں میں سے ایك كی بنا پر قتل كرنا حلال ہے:

كسی كو قتل كرنے كے بدلے، اور شادی شدہ زانی، اور اپنے دین كو ترك كر كے جماعت سے جدا ہونے والا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6484) صحیح مسلم حدیث نمبر (1676)

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے اپنا دین بدل دیا اسے قتل كردو"

صحیح بخای حدیث نمبر (6922).

پھر جب اسے قتل كیا جائے گا تو وہ كافر مرے گا اس لیے نہ تو اسے غسل دیا جائےگا اور نہ ہی اسے كفن پہنایا جائے گا اور اس كی نماز جنازہ بھی ادا نہیں كی جائے گی، اور نہ اسے مسلمانوں كے قبرستان میں دفن كیا جائے گا، اور روز قیامت وہ ان جہنمیوں میں سے ہو گا جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے دور میں ایك مرتد كو زمین نے باہر پھینك دیا تھا تا كہ دیكھنے والوں كے لیے باعث عبرت ہو.

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ ایك نصرانی نے اسلام قبول كیا اور سورۃ البقرۃ، اور آل عمران پڑھی، اور وہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے كاتبوں میں شامل تھا، تو پھر دوبارہ نصرانی ہو گیا، اور وہ یہ كہتا تھا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم كو صرف وہی كچھ جانتے تھے جو میں نے اس كے لیے لكھا تھا، تو اللہ تعالی نے اسے فوت كردیا، اور اسے لوگوں نے دفن كیا تو جب صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینكا ہوا تھا، وہ كہنے لگے:

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کا فعل ہے، کیونکہ جب وہ ان کے دین سے بھاگ گیا تو انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر اکھاڑ ڈالی، تو انہوں نے اس کے لیے اس سے بھی زیادہ قبر کھود کر دفن کر دیا، صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینکا ہوا تھا، وہ کہنے لگے: یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کا فعل ہے، جب وہ ان سے بھاگ گیا تو انہوں نے اس کی قبر اکھاڑ ڈالی، تو انہوں نے اس کی قبر کو اپنی استطاعت کے مطابق پہلے سے بھی زیادہ گہرا کھود کر اسے دفن کردیا، صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینکا ہوا تھا، تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ لوگوں کا کام نہیں، تو انہوں نے اسے ویسے ہی پھینك دیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3421) صحیح مسلم حدیث نمبر (2781)

اور مسلم کی روایت کے آخر میں ہے: " تو انہوں نے اسے پھینکا ہوا رہنے دیا"

واللہ اعلم .